

رجسٹرڈ نمبر ایل ۸۹

نور افشاں

حقیقی نور وہ تھا جو دنیا میں آ کے ہر ایک آدمی کو روشن کرتا ہے

جلد ۴۴ | ہر ہفتہ بروز جمعہ لودیانہ سے شائع ہوتا ہے ۱۲ مئی سنہ ۱۹۱۶ء | نمبر ۱۹

گلدستۂ اخبار

یونان نے تصفیہ کر لیا ہے کہ سرویوں کو یونان سے گزرنے کو نہ روکیگا۔

بلجیم کی فوج از سر نو تیار ہو گئی ہے۔ اور نہایت مضبوط ہے۔ دشمن کی بہ نسبت زیادہ کلدار توپیں اب بلجیمی فوج کے پاس ہیں۔ بخیر بیگی توپیں۔ بھاری توپ خانہ اور کافی گولہ بارود اس کے پاس ہے

جرمنی میں کتوں پر ٹیکس لگ گیا ہے جس کے سبب سے بڑے امیر آدمی ہی کتے پالنے کے مجاز ہونگے اور اسی وجہ سے کتے مارے جاتے ہیں۔ اور مختلف صورتوں میں اس کا گوشت خوراک میں مستعمل ہوتا ہے۔

مسٹر اسکویتھ نے حال ہی میں ہاؤس آف کامنز میں کہا کہ اگر ۲۷ مئی تک ۵۰ ہزار آدمی فوج میں بھرتی نہ ہوئے تو جبری بھرتی کا قانون جاری کرنے کے لئے گورنمنٹ پارلیمنٹ سے سفارش کریگی۔

اگر ۲۷ مئی کے بعد کسی ہفتہ میں پندرہ ہزار آدمی بھرتی نہ ہوئے تو وہی وطیرہ اختیار کیا جائے گا۔

تخمینہ لگایا گیا ہے کہ گذشتہ ۱۸ مہینوں کے اندر ۲۵۰۰۰ ساورن روز گلائے گئے ہیں۔ یعنی ۴۰۰۰۰۰ پونڈ اٹھارہ ماہ میں ہندوستان کے اندر گلایا گیا۔

مہاراجہ ہزام سنگھ نے امسال این۔ ایم۔ ایس کی صدارت سے انکار کر دیا ہے۔ ان کے عوض ڈاکٹر کے جی چٹرجی پریذیڈنٹ مجلس مقرر ہوئے ہیں۔

انڈین نیشنل مشنری سوسائٹی کی کمیٹی ضلع منٹگمری میں ایک انڈین لیڈی ڈاکٹر ملازم رکھنے والی ہے۔ اور منٹگمری میں ایک انڈین لیڈی مشنری مقرر کریگی۔

مسٹر یچاؤن کے وار خلافہ چنگتو دقعہ چین نے ملکی آزادگی کا اعلان کر دیا ہے۔

ظل السلطان نے ۸ تاریخ ماہ رواں کو مسٹر اسکویتھ سے ملاقات کی۔

الہ آباد ہائی کورٹ کے جج سر پی سی بنرجی کے رخصت پر جانے کے سبب سے آنریبل ڈاکٹر سر سندر لعل صاحب ان کی جگہ قایمقام ہوئے

تار برقیات

لنڈن ۸ مئی - رائٹر کا نامہ نگار مقیمی بخارسٹ مستند خبر دیتا ہے کہ کہا جاتا ہے کہ ۸۰۰۰۰ ترک اور ۴۰۰۰۰ بلغاری فوج ہیں نظر سے ایک جگہ جمع ہو رہی ہیں۔ کہ اس ماہ کے آخر میں فرانس کو روانہ کیجائے۔

لنڈن ۸ مئی - ڈیلی نیوز کا واشنگٹن نامہ نگار کہتا ہے کہ جرمن سفارت کے ایک سرکاری آدمی سے دریافت کیا گیا کہ جرمنی صلح چاہتا ہے تو اس نے جواب دیا کہ جرمن نوٹ کا واضح مطلب یہ ہے کہ یونائیٹڈ سٹیٹس کے اختیار میں تھا کہ وہ جنگ کو جاری نہ رہنے دے۔ مگر اس نے ایسا کرنا نہ چاہا۔

لنڈن ۸ مئی - مارننگ پوسٹ کا پیٹروگراڈ کارسپانڈنٹ کہتا ہے کہ روسی فوج ترکی فارسی سرحد سے عبور کر گئے ہیں۔ انہوں نے برٹش سے درخواست کی ہے۔ کہ [illegible] کے پرے وہ فارس میں اپنے کام کو [illegible] دیں

لنڈن ۸ مئی - ماہ مارچ اور اپریل میں جرمنوں کا نقصان تمام جنگ کے نقصان کی بہ نسبت بہت ہی زیادہ تھا۔

لنڈن ۸ مئی - پیرس۔ جنگ وردون کا ۷۸ واں دن فرانسیسیوں کے لئے نہایت مسرت آمیز تھا۔ جبکہ انہوں نے جرمنوں کو پھر شکست دی۔ اور پھر بالمقابل حملہ کامیابی کے ساتھ کیا۔ سرکاری کاغذ کا بیان ہے کہ ساری رات میوز کے مغرب میں جنگ بڑی صعب تھی۔ جرمنوں نے پہاڑی نمبر ۳۰۴ پر خوفناک حملے کئے۔ مگر سارے حملے پورے طور پر شکست کر دیئے گئے۔ اور دشمن کا نہایت ہی بہت نقصان ہوا۔ اس کے بعد فرانسیسیوں نے سخت حملے کئے۔ اور پہاڑی نمبر ۳۰۴ میں وہ زمین پھر لے لی جس پر جرمنوں نے ایک دن پیشتر قبضہ کر لیا تھا۔ اسی کاغذ میں یہ بھی لکھا ہے۔ کہ باڈر مونٹ جنگل کے جنوب کی سمت میں رات کے وقت مسلسل لڑائیاں ہوئیں۔ ہم نے پہلی لائن کے بڑے حصے میں سے اُن کو نکال دیا۔ جہاں ایک دن پیشتر گھس آئے تھے۔ ہم نے انکے کچھ آدمی بھی قید کر لئے۔ اس بات کی تصدیق ہو گئی ہے۔ کہ یہاں جو جرمنوں کے حملے ہوئے ان میں دشمن کا بڑا بھاری نقصان ہوا ہے۔ اور فرانسیسی توپ خانوں نے پونٹاموسن کے مغرب کی طرف خوب جوہر دکھائے۔ فرانسیسی ہوائی جہازوں نے وردون میں دو ہوائی مشینیں نیچے اُتار لی ہیں۔

لنڈن ۹ مئی میوز۔ ایوکورٹ اور پہاڑی نمبر ۳۰۴ کے کل علاقہ میں سخت گولہ باری ہو رہی تھی۔ ایک جرمن حملہ تیسرے پہر میں ۲۸۷ نمبر کی پہاڑی پر پہاڑی نمبر ۳۰۴ کے مغرب میں ہماری آتشباری سے بخوبی روک دیا گیا۔ میوز کے مغرب میں اور علاقہ ووو میں توپ خانوں کی خوب گرما گرمی رہی۔

لنڈن ۸ مئی - وردون کا نیا کمانڈر جنرل نیول ساٹھ سال کی عمر کا شخص ہے وہ ابتداء جنگ میں صرف ایک کرنیل تھا۔ ترقی پا کر ہوا یہاں تک پہونچگیا ہے۔ وہ کبسوں کی لڑائی میں بھی شریک جنگ تھا۔ مگر اس کی اکثر خدمات الجیریا میں رہیں۔

لنڈن ۷ مئی - ایک جرمن کمیونیکے راوی ہے۔ کہ جمعہ کے روز ایک ہوائی لڑائی میں فلنڈرز سے پرے دشمن کا ہوائی جہاز نیچے اُتار لیا گیا۔ سنیچر کے روز ایک جرمنی تارپیڈو بوٹ نے فلنڈرز کے پرے ایک برطانوی ہوائی جہاز بلا کسی قسم کے نقصان پہونچانے کے گرفتار کر لیا۔ اور اس کے دو سواریاں گرفتار کر لی گئیں جمعہ کے روز ہمارے ایک جہاز ہارنس الیفنٹ کے پرے برطانوی بحری سرنگ ای ۳۱ کو غرق کر دیا اس کمیونیکے میں تسلیم کیا گیا ہے کہ زپلین ایل ۷ واپس نہیں آیا۔

مگر اس کی بابت امیر البحر کا بیان ہے کہ محکمہ جہازرانی کے دو دائرہ دبیپن گم ہیں۔ اور ایک ہوا باز کی لاش دستیاب ہوئی ہے۔ تیر دیدبان کا محافظ کمربند بھی ملا ہے۔ ای ۳۱ کی غرقابی غلط ہے۔ وہ صحیح سلامت اپنے محاذ پر واپس آگیا ہے۔

لنڈن ۸ مئی - رائٹر کا خاص نامہ نگار مقیمی سالونیکا تار خبر دیتا ہے۔ کہ اس زپلین کے ہلاکت پر جس کی بابت خیال کیا جاتا ہے کہ وہی ایک زپلین بلقان میں تھا۔ بڑی خوشیاں ہوئیں۔ اس زپلین کا نمبر ایل زیڈ ۵۵ اور قد درمیانہ تھا۔ یہ امر یقینی معلوم ہوتا ہے۔ کہ جرمن عملہ اس زپلین پر تھا۔ اُس کی تعداد ۲۰ تھی اور وہ گرفتار ہو گئے۔ کیونکہ ان میں سے دو کی لاشیں دستیاب ہوئی ہیں۔ اور اغلب ہے کہ باقی لوگ گولہ کی آتش کی نذر ہو گئے ہیں۔



ایڈیٹوریل نوٹس

عالمگیر انجیلی تحریک

(۳)

میں یہاں مسٹر ایڈی صاحب کے اپنے الفاظ آپ کے سامنے پیش کرتا ہوں۔ ہندوستان میں مسیحی آبادی چین کی مسیحی آبادی سے سہ گنا ہے۔ مشن کے کارندے یہاں پانچ گنا ہیں ہمارے مدرسوں اور کالجوں میں چین کی بہ نسبت دگنا زیادہ کارندے ہیں۔ ہماری تعلیم زیادہ اور حقوق بڑھکر ہیں۔ اور انجیل ہمارے درمیان زیادہ عرصے سے ہے۔ سو سال سے زیادہ کا عرصہ گذرا جبکہ ولیم کیری صاحب ہند میں آئے تھے۔ دو سو سال سے زیادہ کا عرصہ گزرا جبکہ زانجبالگ اور پلوشن نے جنوبی ہند میں کام شروع کیا تھا۔ تقریباً چار سو سال کا عرصہ گذرا جب فرانسس زیویر آگ کے شعلے کی مانند جنوبی ہند کے ساحل سے گذرا۔ ہندوستان میں بہ نسبت کسی اور بڑے مشن فیلڈ کے انجیل زیادہ عرصے تک رہی ہے۔ ہند میں بمقابلہ دوسرے مسیحی ملکوں کے زیادہ مغربی کارندے اور مسیحی ہیں۔ تو معلوم نہیں ہوتا کہ ہم ہاتھ پر ہاتھ رکھکر کیوں بیٹھے رہے ہیں۔ اگر ہم اب تک تیار نہیں ہوئے تو ہم کو اور کتنا وقت درکار ہے

ہمارا آسمانی باپ اپنی بڑی محبت سے اس ملک کے گم شدہ اور گمراہ لوگوں کی تلاش میں ہے۔ اور اُس کی خواہش اور مرضی یہ ہے کہ یہ عظیم الشان کام اُس کی بڑی طاقت سے ہمارے ذریعے انجام پاسکے۔ وہ تو تیار ہے مگر ہم نہیں۔ گناہ۔ خود غرضی دنیا پرستی۔ بے پرواہی۔ سستی۔ بے ایمانی۔ خدا کی حضوری اور طاقت کا نہ پہچاننا۔ آدمی کی سخت احتیاج اور ضرورت سے لاپرواہی۔ انجیل پڑھنے اور دعا مانگنے میں غفلت۔ اور نافرمانبرداری نے ہم کو بے بس اور بے پھل بنا دیا ہے۔ ہم مسیحی اس بڑے کام میں جو خدا ہمارے درمیان کرنا چاہتا ہے۔ اس میں روڑا اٹکاتے ہیں۔ کیا ہم اپنی کمی کو نہ پہچانیں گے؟ اور انکساری اور پشیمانی سے اس کو نہیں مانینگے؟ اور خدا سے معافی اور برکت کے لئے منت نہیں کرینگے؟ کیا ہم اپنے آپ کو مخصوص نہیں کرینگے اور تیار نہیں ہوں گے کہ خدا ہم کو اپنی بڑی طاقت سے استعمال کرسکے؟ کاشکہ ہم اپنی ذمہ واریوں کو محسوس کرنے کے لئے بیدار ہوجائیں۔ کاشکہ ہم تازہ دم ہوکر روحانی زندگی میں قدم بڑھائیں۔ اور خدا کی طاقت اور قوت پر بھروسہ رکھکر تمام شمالی ہند کو مسیح کے جھنڈے تلے لانے میں پوری کوشش کریں اپنی ہمت بڑھانے کے لئے میں یہ کہوں گا کہ خدا نے ابھی سے ہی ہمارے درمیان کام کرنا شروع کردیا ہے۔ اور حال ہی میں جنوبی ہند میں ایسی ہی بڑی باتیں ہوئی ہیں جیسی کوریا اور چین میں ہوئی تھیں۔ جب جنوبی ہند کے بعض جان نثار اور پاک مسیحیوں نے چین کی اس نئی بیداری کے متعلق سنا تو وہ دعا مانگنے لگے کہ اے خدا یہ کام جاری رکھ

اور بخش کہ جنوبی ہند میں بھی ایسا ہی بڑا کام شروع ہو۔ جب ان آدمیوں نے دعا مانگی تو انہوں نے محسوس کیا کہ دعا کرنے والے اور بڑھائے جائیں اس لئے ایک عام دعا کی دعوت تمام جنوبی ہند کی کلیساؤں کو دی گئی۔ چنانچہ تمام جنوبی ہند کے مسیحی دعا مانگنے لگے کہ ایسی بیداری اُن میں بھی ہو۔ اور اس کا نتیجہ یہ ہوا کہ کلیساؤں میں انجیل اور بشارتی طریقوں کے مطالعوں سے تیاری شروع ہوگئی۔ نتیجہ یہ ہوا کہ جنوبی ہند کی متحدہ کلیسیا نے فیصلہ کرلیا کہ ایک ہفتہ کلیسیا کی خاص بشارتی کوشش کے لئے مقرر کردیا جائے اُن کو یقین تھا کہ اسی وقت خدا کی طاقت اور برکت ظاہر ہوگی۔ پچھلے ستمبر میں ایسا کیا گیا اور نتیجہ نہایت عجیب نکلا۔ اُس ہفتہ میں تقریباً ۸ ہزار ۴ سو کارندوں نے اپنے معمولی فرائض چھوڑ دیئے اور اپنے آپ کو قولاً اور فعلاً مسیح کی منادی کرنے کے لئے وقف کردیا۔ تنخواہ دار مشن کے کارندوں کی کل تعداد تقریباً تین ہزار دو سو اٹھتر (۳۲۷۸) تھی۔ اس سے یہ صاف ظاہر ہوتا ہے کہ نصف سے زیادہ لوگ وہ تھے جو خود بلا کسی اُجرت یا تحریک کے شامل ہوئے۔ یہ کارندے تین ہزار آٹھ سو چودہ (۳۸۱۴) شہروں اور گاؤں میں گئے۔ اور قریباً تین لاکھ آدمیوں سے ہمکلام ہوئے۔ انہوں نے آٹھ ہزار پانچسو تین (۸۵۰۳) آدمیوں کو مسیح کی تعلیم کا مطالعہ کرنے کی طرف کھینچا۔ اور چھ ہزار چار سو بائیس (۶۴۲۲) آدمیوں نے سچ مچ مسیح پر ایمان لانے کا فیصلہ کیا۔ اور بپتسمہ کے امیدوار ہوئے اُن میں سے بہت سے درمیانی درجہ کے آدمی تھے جنوبی بشارتی کوشش کی کمیٹی کے چیئرمین اُن

برکتوں کا ذکر کرتے ہوئے جو ان پر نازل ہوئیں کہتا ہے کہ اوّل تو میں تمام کلیسیا میں نئی زندگی اور روحانی تروتازگی پاتا ہوں۔ جھگڑے اور فساد غائب ہو گئے ہیں۔ اور اتفاق کی صورت نظر آتی ہے۔ جو ممبر لاپرواہ اور غفلت میں تھے۔ وہ اب پورے طور پر جاگ اُٹھے ہیں۔ اور اب تمام ممبر بڑے جوش سے کام کر رہے ہیں۔ کلیسیا کو بھی اپنی طاقت اور وسیلوں کا پورا علم ہو گیا ہے۔ اور اب بالکل نیا انتشاقی جوش پیدا ہو گیا ہے۔ ناکامی اور شکست کے خیال جاتے رہے ہیں اور انہیں مسیح اور اس کی انجیل کی طاقت پر پورا بھروسہ ہو گا اور انجیل کے مطالعہ کی ایک نئی روح کلیسیا میں ظاہر ہو رہی ہے۔ ان کوششوں سے پہلے تیرہ ہزار دو سو سینتالیس (۱۳۲۴۷) مسیحی انجیل پڑھنے کی جماعتوں میں داخل ہوئے اور اوسط حاضری نو ہزار چار سو اٹھاون (۹۴۵۸) تھی۔ کئی دیہات میں ایک دعا کی گھنٹی لگائی گئی۔ جو صبح کے وقت بجائی جاتی تھی۔ اس وقت ہر ایک مسیحی خواہ وہ کہیں ہوتا اور کیسے ہی مشکل کام میں مصروف ہوتا۔ تو بھی دس یا پندرہ منٹ کے لئے پوشیدہ دعا مانگنے کے واسطے ٹھہر جاتا ہے۔ سوشیل امدادی شخصی کام میں دن بدن زیادہ دلچسپی لی جاتی ہے۔

تبت میں بائبل کا پہنچنا

ایس اے مشن گھوم۔ ضلع دارجیلنگ سے مسٹر فرمین رقم فرماتے ہیں کہ چین اور تبت کی سرحد کے درمیان تحیا۔ رنگ نامی ایک علاقہ ہے۔ پندرہ سال کا عرصہ ہوا کہ ایک پادری صاحب چین کی جانب سے یہاں وارد ہوئے تھے۔ انہوں نے یہاں منادی کی اور جس قدر انجیلیں وہ لوگوں کو دے سکے انہوں نے مفت اور فروختگی پر ہر طرح سے انجیل اس علاقہ میں پھیلا دی۔ یہ انجیلیں نہ صرف عوام ہی کے ہاتھوں آئیں بلکہ لامہ گروؤں نے بھی بہت سی انجیلیں خریدیں۔ ایک مرتبہ ایک بڑے لامہ نے ایک چھوٹے لامہ کو انجیل پڑھتے دیکھ کر اس سے پوچھا کہ یہ کون سی کتاب ہے؟ اور یہ کتاب تمہیں کہاں سے ملی؟ چھوٹے لامہ نے جواب دیا یہ فرنگیوں کا دھرم شاستر ہے۔ ایک صاحب یہاں آئے تھے ان سے میں نے خریدی۔ بڑے لامہ نے اس کے ہاتھ سے انجیل لے کر اور کچھ ادھر اُدھر سے پڑھ کر پوچھا۔ کیا اوروں نے بھی یہ کتاب خریدی ہے؟ چھوٹے لامہ نے جواب دیا۔ ہاں۔ گاؤں کے قریب سب لوگوں نے خریدی ہے۔ بڑے لامہ نے کہا یہ کتاب تو بڑی خراب دکھائی دیتی ہے۔ اس میں تو فرنگیوں کا جادو بھرا ہے۔ اس کے پڑھنے سے آنکھوں میں درد پیدا ہو جاتا ہے۔ اتفاق سے ان دنوں میں اس گاؤں میں بہتوں کی آنکھیں دکھ رہی تھیں۔ یہ سنتے ہی چھوٹے لامہ کو اس کا یقین آ گیا۔ اور ڈر کے مارے کہ کہیں اس پر کوئی آفت نہ آ پڑے۔ انجیل اُس کے حوالہ کی۔ بعد ازاں بڑے لامہ نے سارے گاؤں سے انجیلیں منگوالیں۔ اور ساری جلدیں گونپا یعنی خانقاہ میں دفن کروا دیں۔ یہ سارا حال راقم کو ایک شخص کی زبانی معلوم ہوا تھا جس نے اس وقت ایک انجیل خریدی تھی۔ اور وہاں سے چلا گیا تھا۔ اور جس کی عمر اس وقت دس برس کی تھی۔ پندرہ برس بعد وہ وہاں واپس آیا اور مسیحی ہو کر سنہ ۱۹۱۵ء کے ماہ جولائی میں کلیسیا میں شریک ہو گیا۔

مستورات کی پریسبٹیرل سوسائٹی

لاہور کی مستورات کی پریسبٹیرل سوسائٹی کی سکرٹری صاحبہ لکھتی ہیں کہ اس سوسائٹی کا جو لاہور میں ہے سالانہ جلسہ ۵ سے ۷ اپریل سنہ رواں تک فیروزپور میں ہوا۔ اجلاس گرجہ گھر میں ہوتے رہے۔ شام کے وقت میجک لالٹین سے تصویریں دکھائی گئیں۔ لوگ کثرت سے جمع ہوئے۔ لڑکیوں کے سکول کی لڑکیاں اور اُن کے والدین بھی جلسہ میں بلائے گئے تھے۔ رہائش وغیرہ کا انتظام بہت اچھا تھا کسی قسم کی شکایت نہ تھی۔ ہر میٹنگ میں حاضرین خاصی تعداد میں حاضر ہوتے رہے۔ بیس مختلف شہروں دیہات اور بستیوں سے ایلچی آئے تھے اور ہر میٹنگ میں حاضرین کی اوسط ۲۶ رہی۔ یہاں کی مسیحی جماعت نے سارا انتظام اپنے ذمہ لیا تھا۔ میٹنگیں بڑی دلکش اور اُمیدوں سے پُر تھیں۔ مس ڈیری۔ مسز کیمبل۔ پادری اور مسز ریحاس۔ مسز گولکناتھ۔ مس جنکیس مسز جنکیس۔ اور مسز نگل سنگھ صاحبات نے بڑے پُر اثر اور مفید درس دیئے۔ مسز طالب الدین اور مسز داس نے جو مضامین بھیجے تھے وہ پڑھے گئے۔ اور ساتھ ہی مس گرنفیلڈ صاحبہ کا ایک خط اور ہوم مشن فیلڈ کی رپورٹ پڑھی گئی۔

ہندوستانی مسیحیوں کی میٹنگ۔ اس میں مدراس [illegible] انگریزی



اخبار کرسچن پیٹریٹ راوی ہے کہ ہندوستانی مسیحیوں کی رجس میں رومن کیتھولک اور پروٹسٹنٹ ہر دو شامل تھے ایک نمائندہ میٹنگ مدراس میں ہفتہ مختتمہ ۲۵ اپریل میں اس غرض سے فراہم ہوئی کہ امپیریل اور پراونشل لیجسلیٹو کونسلوں میں ہندوستانی مسیحیوں کے نمائندہ ہونے کے بارے میں ان ریزولیوشنوں کی حمایت کرے جو مسیحیوں کی آل انڈیا کانفرنس منعقدہ ماہ دسمبر ۱۹۱۵ء بمقام الہ آباد میں پاس ہوئے تھے۔ مسٹر جے۔ ٹی سرینی واسا گم چیف سکنڈ پالنکوٹہ اس وقت میر مجلس تھے۔ مسٹر ایم۔ ڈی دیو داس نے ذیل کا ریزولیوشن پیش کیا کہ ہندوستانی مسیحیوں کی یہ میٹنگ جو جنوبی ہندوستان کی تمام ہندوستانی مسیحی کمیونٹی کی قائم مقام ہے۔ اس ریزولیوشن کی حمایت اور پشتی کرتی ہے جو ہندوستانی مسیحیوں کی آل انڈیا کانفرنس منعقدہ ماہ دسمبر ۱۹۱۵ء الہ آباد میں منظور ہوا۔ اور عاجزی کے ساتھ عرض کرتی ہے کہ اس گروہ کی تعداد اور تعلیمی ترقی اور بڑھتے ہوئے کیرکٹر کو مد نظر رکھتے ہوئے ہز اکسیلنسی دی ویسرائے صاحب بہادر براہ لطف کسی ہندوستانی مسیحی کو نامزد کریں کہ وہ نئی امپیریل کونسل میں اس جماعت کی طرف سے قائم مقام ہو۔ مسٹر جی دیوسہائیم نے اس کی تائید کی اور میسرز وپاسنگم ستیہ ادری اور فلپ نے اس کی پشتی میں تقریریں کیں۔ کیا پنجاب میں اور دیگر صوبجات میں بھی اس قسم کی تجاویز حضور ویسرائے کی خدمت فیضدرجت میں بہت جلد پیش نہ کیجاویں گی و امپیریل اور پراونشل ہر دو قسم کی کونسلوں میں ہندوستانی مسیحیوں کی طرف سے نمائندوں کی اشد ضرورت ہے۔ جو وقتاً فوقتاً ہندوستانی مسیحیوں کی حالت کی رپورٹ اور ان کی ضروریات پیش کرتے اور ان کے حقوق کی زور سے محافظت کرتے رہیں۔ اگر ایسا ہوگا تو بہت جلد مسیحی لوگ ہر بات میں ترقی کر سکینگے

جنگی لارڈوں کی تنخواہیں

لارڈ کچنر کی تنخواہ بیشمار پونڈ کے لگ بھگ ہے۔ اور ایک کفایت شعار ممبر پارلیمنٹ جو اس تنخواہ کو کافی سے زیادہ تصور کرتا ہے۔ اس بڑے تجربہ کار اور بہادر سپہ سالار اول ڈیوک ویلنگٹن کی اعلیٰ یافت سے مقابلہ کرتا ہو بحیثیت مدار المہام ۵۰۰۰ پونڈ۔ انگریزی افواج کا جنرل ہو کر ۱۰۰۰۰ پونڈ۔ ماسٹر آف دی آرڈنینس کی حیثیت میں ۳۰۰۰ پونڈ کرنل آف دی گارڈس ہو کر ۲۰۰۰ پونڈ۔ سٹیٹس جنرل کی جانب سے ۱۰۰۰۰ پونڈ پنشن ۵۰۰۰ پونڈ سٹرینج ۱۸۲۵ پونڈ۔ ایک میز (ضیافت کے لئے) ۱۰۰۰ پونڈ کل ۲۹۸۲۵ پونڈ پاتا ہے۔ اس کی ڈیوٹی کی آمدنی بحیثیت گرڈم آف دی سٹول۔ رینجر آف ونڈسر پارک مشرقی ٹاف ہی رودس۔ اور کیپرآف دی پریوی پرس کی حیثیت میں اس کو ۷۰۰۰ پونڈ سالانہ ملتے ہیں۔ اسی طرح لارڈ کچنر اور کسی کی میر صاحب کی سالانہ آمدنی ۴۳۲۸ پونڈ ہے ڈوڈ سٹوک اور بلنہائیم اس کے علاوہ ہیں

صلح کے لئے ایک جرمن جنرل کی فوری استدعا

لاہور کا انگریزی اخبار سول اینڈ ملٹری گزٹ

جرمن کے ایک اخبار سے ایک مضمون شائع کرتا ہے۔ جو مشہور معروف جرمن ایڈیٹر لکھتا ہے "باوجود اس حقیقت کے کہ ہماری فوجیں قریباً اسی قدر رقبہ میں پڑی ہوئی ہیں جس قدر کہ سلطنت متحدہ کا رقبہ ہے۔ ہم خیال کرتے ہیں کہ یہ جنگ ایک دکھ والی بدقسمتی ہے۔ باوجود اس فتوحات کے جو اتفاق سے لگ گیا۔ مگر اس پر کافی حد بیا اظہار تاسف کر دیا گیا ہے۔ وہ (سکریپ آف پیپر کے بارے میں سر ایڈورڈ گرے کی جانب ڈاکٹر وون بیتھمن ہالوگ کا بیان) ہم عہد ناموں کے خواہشمند ہیں جنگی زنجیر کی جائے۔ اور نہ آرزو مند کہ اوکمزوروں کے حقوق میں کبھی خلل اندازی کی گیا ہے۔ اب آؤ ہم نتیجہ پر پہونچیں۔ جنگ غلطی سے ہو گئی جو ایک سے نہیں بلکہ سب سے ہوئی ہے۔ اگرچہ سب سے یکساں نہیں۔ اور تم کو معلوم ہو جاویگا۔ کہ جرمنی یورپ کے امن کو مد نظر رکھ کو تیار ہے۔ وقت اب نزدیک آگیا ہے۔ کہ قیصر اور چانسلر اپنے مقاصد کا اظہار کریں۔ ہمارے دشمن ڈرتے ہیں کہ کہیں ایسا نہ ہو کہ جرمنی جنگ کے بعد اور جنگوں کے لئے اپنے آپ کو مسلح اور تیار کرے۔ یہ ہرگز نہ ہوگا۔ ہم اس رنج کو ختم کریں۔ اور امن کو مد نظر رکھیں۔ صلح کی اس خواہش سے یہ خیال کیا جاتا ہے وثوق ہے کہ اس سے ہماری کمزوری ثابت ہو جائے گی۔ جرمنی نے پروردگاری کی مخفی راہیں معلوم کر لی ہیں۔"

ہندوستان نے موجودہ جنگ کے متعلق کیا کچھ کیا

ہندوستان قدیم زمانہ ہی سے زراعتی

کے لئے مشہور و معروف رہا ہے۔ اور ہندوستان کا بچہ بچہ آج اپنے شاہ و شہنشاہ کا وفادار ہے ہندوستان کی اس وفاداری۔ نمک حلالی بادشاہ کی خیر خواہی اور امداد کرنا اور اس کے لئے اپنا مال و جان بھی قربان کر دینا اس کا فطری خاصہ اور عملی شیوہ رہا ہے۔ موجودہ یورپین جنگ نے جس کی مثال قبل ازیں تاریخ میں نظر نہیں آتی ہندوستان کی راج بھگتی کا پورا پورا ثبوت دے دیا ہے اور باوجود مختلف مذاہب کے ہونے اور باہمی سخت مذہبی تنازعات اور تعصبات اور مختلف ذات پات کے امتیاز کے ہندوستان کے ہر مذہب و ملت کی متفقہ امداد نے جو اس نے موجودہ جنگ میں گورنمنٹ انگلستان کو دی ہے اس کی وفاداری اور جوانمردی میں چار چاند اور لگا دیئے ہیں۔ ادنےٰ سے اعلےٰ تک ہندوستان کی اس اولوالعزمی اور شجاعت کا مداح ہے۔ جو ادنےٰ خیال اہل یورپ کے دلوں میں ہندوستانی بہادری اور شجاعت کے بارے میں گھر کئے ہوئے تھے۔ اور جس کے سبب سے اہل یورپ ہندوستانیوں کی طرف ٹیڑھی نظروں سے دیکھا کرتے تھے۔ اس کا قلع قمع ہندوستان کی موجودہ روش اور جنگی بہادرانہ کارہائے نمایاں نے کا حذف کر دیا۔ اور نہ صرف یہی بلکہ شہنشاہ معظم اور انکی گورنمنٹ کے دل میں ہندوستان نے خاص جگہ حاصل کر لی ہے۔ جسکا اظہار تاکید واثق ہے کہ اختتام جنگ پر ہوگا۔ اور ضرور ہوگا۔

کراچی کے ایوان تجارت کے چیرمین کی تصدیق

کی تصدیق کراچی کے ایوان تجارت کے چیرمین مسٹر ویٹ کی ایک تقریر سے یوں ہوتی ہے کہ ہندوستان نے اپنے جنگی سپاہ بھیجکر عظیم الشان مدد گورنمنٹ کو دی ہے اس نے سامان جنگ بھی کثرت سے مہیا کیا۔ اور اس کی دیسی ریاستوں نے مال و جان سے قابل قدر امداد کی ہے لیکن سب جو کچھ کہ ہندوستانی خزانہ عامرہ (انڈین ایکسچیکر) کے سر پر پڑا ہے۔ وہ یہ ہے کہ اس نے قریباً سات یا آٹھ ملین نقد (۱۰ یا ۱۲ لاکھ روپیہ) ان ہندوستانی افواج پر خرچ کیا ہے۔ جو مختلف محاذوں پر مشغول جنگ ہیں۔ پھر اگر ہم یہ دیکھیں کہ جنگ کے متعلق والنٹیر کوشش نے کیا کچھ کیا ہے۔ تو ظاہر ہو جائیگا کہ جس حال آسٹریلیا نے چار ملین دیا ہے۔ وہاں ہندوستان نے امپیریل وار فنڈ میں ۱۰۰ لاکھ یا ۶۶۲۰۰۰ پونڈ چندہ دیا (۹۹۹۰۰۰۰ روپیہ) خاص مقاصد کے لئے عمدہ ترین مقامی فنڈ (لوکل فنڈ) کھولے گئے۔ مثلاً ہسپتالی جہاز۔ ایمبولنس۔ یا آکرو پلینس وغیرہ وغیرہ۔ یہ مقامی فنڈ کلکتہ بمبئی مدراس صوبجات متحدہ۔ پنجاب اور دیگر مقامات میں قائم اور جاری ہوئے۔ مگر کل ہندوستان کا مجموعی چندہ اس قدر بڑا نہیں جیسا کہ ہونا چاہئے تھا۔ اس معاملہ میں صحیح تناسب حاصل کرنے کے لئے اس امر کو ملحوظ خاطر رکھنا چاہئے کہ جس حال کہ آسٹریلیا کا لگان قریب ۲۲ ملین سے زیادہ نہیں ہے۔ مگر ہندوستان کا لگان ۸۰ ملین سے کچھ کم نہیں ہے پولیٹیکل نقطۂ خیال سے ہندوستان کے لوگوں کو اس نقش کے تحت میں اس قدر دیر تک رکھنا میرے خیال میں نہایت ہی سخت ممکن غلطی ہے کہ وہ جنگ میں اپنا کافی حصہ نہ لیں گے۔ کیونکہ حصہ لینا ان کا اپنا ہی مافوقانہ خاصہ ہے۔ اور اسی بنا پر ان کی آئندہ بہبودی اور ترقی کا انحصار ہے۔

میدان جنگ میں توپوں کا شور

بہادران جنگ جو حال ہی میں میدان جنگ سے زخمی ہو کر ہندوستان میں آتے ہیں۔ وہ ہندوستان میں جگہ جگہ مقیم کئے جاتے ہیں۔ الہ آباد میں جو بہادر اور ماہر جنگ مقیم ہے۔ وہ مونز سے واپسی اور نیو شپیل کی دست بدست لڑائی میں شریک تھا اور چونکہ اس کے ٹخنہ میں گولی لگ جانے کے سبب سے وہ لمبی لام میں رہ جاتا تھا اس لئے انحصاری ڈیوٹی پر لگایا گیا تھا۔ یہ شخص خندق زندگی سے بخوبی واقف ہے۔ اور وہاں کی مشکلات کو خوب جانتا ہے۔ وہ کہتا ہے کہ توپوں اور بندوقوں کی تڑتڑ سے اس قدر شور ہوتا ہے کہ کان کے پردے پھٹے جاتے ہیں اور ایک دوسرے کی آواز سنائی نہیں دیتی۔ اور جب کبھی افسر کا حکم ملتا ہے تو ایک سرے سے دوسرے تک ہرگز سنائی نہیں دیتا۔ بلکہ لوگ یکے بعد دیگرے شروع سے آخر تک ایک دوسرے کو آگاہ کرتے ہیں اور یوں افسر کا حکم ایک سرے سے دوسرے سرے تک پہونچ جاتا ہے۔ بلکہ اس طرح پیغام رسانی میں بھی بسا اوقات غلطی ہو جاتی ہے۔ کہتے ہیں کہ ایک مرتبہ افسر نے حکم دیا کہ "یمین پر دشمن کا زور ہے کمک بھیجو"۔ مگر یہ حکم دوسری طرف اس صورت میں پہونچا کہ "تین پینس کی ضرورت ہے تین اور چار پنس بھیجو"۔

اگر کوشش فرما دیں تو ایک نیا خریدار پیدا کر سکتے ہیں۔

مراسلات

ایک مسیحی سنت کی دلیری

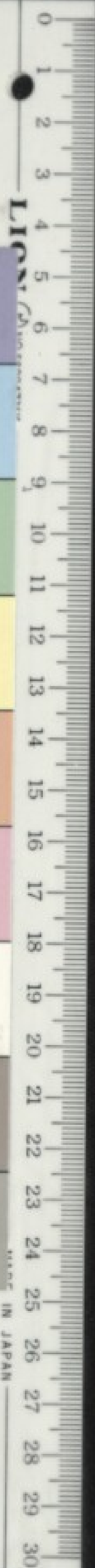
ناظرین کو واضح ہو کہ حال ہی میں ایک مسیحی بنام نواب زادہ حاجی امیر حسن مرزا نے فقیری اختیار کی ہے۔ اور بعینہ سوامی سندر سنگھ کی طرح زندگی بسر کرتے ہیں۔ اور عمر بھی آپ کی سوامی جی کی عمر کے لگ بھگ ہے۔ تاہم نفس کشی اور خود انکاری ایسی کہ سچ مچ مسیح خداوند کے لئے سب کچھ چھوڑ کر آپ اس کی خاطر تمام تکالیف اور گالیاں سہہ رہے ہیں۔ اور گالی کھا کر گالی نہیں دیتے۔ بڑی دلیری اور شوق اور محبت سے اس کا کلام ہر جگہ سناتے پھرتے ہیں مسیح خداوند کا یہ وعدہ ہمیشہ یاد رکھتے ہیں کہ میں ہمیشہ تمہارے ساتھ رہونگا۔ بس یہ دلیری اس نوجوان کی نہیں بلکہ خداوند مسیح کی ہے۔ یہ مسیحی سادھو جی ہردوار تشریف لائے۔ اور وہاں اکیلے منادی کی جب یہ نوجوان مسیحی سادھو گنگا کی وادی میں جہاں سادھو بیٹھے رہتے ہیں ایک سادھو سے مسیحی مذہب کی باتیں کر رہا تھا کہ اسی اثنا میں ایک ہندو سادھو نے ہر آن کی آنکھوں میں خاک ڈال دیا۔ جس سے ہمارے سیرو کو دو تین روز تک از حد تکلیف رہی مگر واہ رے مسیح کے شیدائی اور پیرو! آپ بالکل جوش میں نہ آئے بلکہ پھولوں کی طرح بڑے خوش ہوئے۔ کہ ہم نے مسیح کی خاطر مار تو کھائی۔ اور پھر جب آپ اس تکلیف سے اچھے ہو گئے تو گروکل کو گئے۔ اور پھر رکھی کیش میں جا کر کام کیا اس کے بعد لچھمن جھولا کی طرف روانہ ہوئے اور ایک ہندو کتب خانہ کے نیچے جو متصل گنگا کے واقع ہے منادی کرنا شروع کیا۔ یہاں بھی بہت سے سادھو جمع تھے۔ علاوہ ان کے ایک نیپالی سادھو بڑے جوش اور طیش میں آ کر ہمارے سادھو جی کو بہت گالیاں دینے لگا۔ اور مارنے کے لئے پتھر اٹھایا اور حملہ آور ہوا۔ لیکن مسیح کا یہ سپاہی صبر اور تحمل سے خدا کا کلام سناتا رہا۔ آخرکار وہ سادھو کچھ شرمندہ سا ہو کر چپ ہو گیا۔ اور اس کے بعد ہمارے نوجوان سادھو نے سر سے پگڑی اتار لی اور آسمان کی طرف نگاہ کر کے اس سادھو کے آگے اپنی پگڑی بڑھائی۔ اور کہا کیوں بابا جی اور بھی گالیاں باقی ہیں تو اس پگڑی میں ڈال دیجئے تاکہ سر پر اٹھا کر لے جاؤں۔ اس جملہ پر تمام سادھو حیران ہو گئے۔ اور ایک مدراسی برہمن نے نیپالی سادھو کو بہت کچھ دھمکایا اور ناراض ہوا اور وہ سادھو خود ازحد نادم اور پشیمان ہوا اور مسیحی نوجوان سادھو کو اپنا مہمان بنایا۔ رات کو مسیح کی باتیں سنیں اور اپنے گناہ کا اقرار کیا۔ ہیلیلویاہ! ہیلیلویاہ!! ہیلیلویاہ!!!

پیارے ناظرین نور افشاں آپ مسیح کے اس نئے نوجوان فقیر کے لئے دعا کریں تاکہ وہ خداوند اس کو اور زیادہ ایمان۔ محبت۔ بردباری اور خاکساری کی روح عطا فرماوے۔ اور اس کے ذریعہ وہ خود کام کرے تاکہ ہندوستان اس کے لئے فتح ہو جاوے۔ کاشکہ ایسے سادھو پنجاب میں کثرت سے ہوں۔ جہاں پنجاب کو سرکاری وفاداری اور اطاعت اور اس کے لئے جنگ میں اپنا مال و جان نثار کر دینے کا فخر حاصل ہے وہاں روحانی طور پر اپنے اصلی مالک اس خداوند ذوالجلال کی خاطر شیطان سے جنگ کرنے اور خدا کی بادشاہت کی خاطر ایسے آدمی پیدا کرنے کا فخر ہے۔ جنہوں نے اپنے آپ کو خوجہ بنا دیا اور تن من دھن سے اس کے اپن کر دیا ہے۔

راقم پادری ۔کے۔ ایل سہائے۔ سرکٹ روڈ کی امریکن مشن جوالاپور۔ ضلع سہارنپور۔

ایسٹر ڈے کی حقیقت

فوجی اخبار مورخہ ۲۲ اپریل ۱۹۱۶ء میں ایک آرٹیکل بعنوان "ایسٹر ڈے کی تعطیل کی حقیقت" دیکھنے میں آیا جس میں فوجی اخبار کے کسی نامہ نگار نے لوگوں کے گناہوں کی خاطر مسیح کے (۱) مارے جانے (۲) دفن کئے جانے (۳) اور پھر جی اٹھنے کے صحیح واقعات کو بوضاحت پبلک کے سامنے پیش کرنے سے دیدہ و دانستہ گریز کیا ہے اور جو کچھ بیان کیا ہے وہ بھی دبی قلم سے ہے۔ اس لئے ضروری ازبس معلوم ہوتا ہے کہ مسیح کے ان مقاصد کی بابت رہنوئیں کہ جو وقوعہ مذکورہ سے سینکڑوں برس پیشتر خداوند خدا نے اپنے انبیا کرام کی معرفت کی تھیں اس جگہ بیان کی جاویں۔ اور مابعد اناجیل مقدس میں سے وہ مقامات بتینات پیش کئے جاویں کہ جہاں پر خود حضور مسیح یسوع نے اپنے آنے اور مارے جانے اور پھر مردوں میں سے جی



اُٹھنے کے عظیم الشان انجات اور مقاصد بیان فرماتے ہیں۔ منجملہ اُن کے اوّل ملاحظہ ہوں۔ نبوتیں جو حسب ذیل ہیں

(۱) یشعیاہ نبی باب ۵۳ تمام (۲) پھر غور فرمایئے یشعیاہ نبی باب ۹ آیت ۶ جہاں لکھا ہے کہ ہمارے لئے ایک لڑکا تولد ہوا۔ اور ہم کو ایک بیٹا بخشا گیا۔ اور سلطنت اُس کے کندھے پر ہوگی۔ اور وہ اس نام سے کہلاتا ہے۔ عجیب مشیر۔ خدائے قادر۔ ابدیت کا باپ۔ سلامتی کا شہزادہ۔ پھر دیکھئے دانیل نبی کی کتاب باب ۹۔ آیت ۲۶ جہاں لکھا ہے کہ ۶۲ ہفتوں کے بعد مسیح قتل کیا جاویگا۔ پر نہ اپنے لئے۔ پھر ملاحظہ ہو ایوب نبی کی کتاب باب ۱۹ آیات ۲۵ - تا ۲۷ تک۔

اب ملاحظہ ہوں انجیل مقدس کے وہ مقامات کہ جہاں پر خود یسوع مسیح کی زبان مبارک سے اظہر من الشمس ہے کہ لوگوں کے گناہوں کی خاطر مارے جاوینگے۔ دفن کئے جاوینگے۔ اور پھر جی اٹھیں گے۔ چنانچہ دیکھو انجیل مقدس مرقس باب ۸ آیت ۳۱ پھر دیکھو انجیل متی باب ۱۶ آیت ۲۱ و باب ۱۷ آیت ۲۲ پھر دیکھو انجیل لوقا باب ۹ آیت ۲۲ پھر دیکھو زبور ۱۶ آیت ۹ - ۱۰۔

اب آخر میں اہل تدبر صاحب بصیرت ۲۲ اپریل ۱۹۱۶ء فوجی اخبار کے ناظرین کی خدمت میں التماس ہے۔ کہ اگر آپ اپنے گناہوں کا کفارہ نہیں دیکھتے تو خداوند قدوس لا محدود خدا کے اس عطیہ بلا بدل کفارہ کو قبول فرما کر شکر فرما دیں اور نجات نایاب اور ابدی الٰہی ملاقات سے ممتاز ہو دیں۔ ورنہ یاد رہے کہ انسان کی بیش قیمت روح کا کفارہ نہ دنیاوی مال و زر سے دیا جا سکتا ہے۔ اور نہ ہی دیگر جانوروں کی قربانی سے۔ سو اگر آپ اس مسئلہ پر زیادہ روشنی چاہتے ہیں تو صرف ایک پیسہ کا کارڈ آنے پر کوئی زیر بحث مسئلہ کے متعلق روشنی ڈالنے والی تحریر مطلوبہ ارسال کیجا سکتی ہے۔

فیاض مسل جی دانیل ہیڈ ماسٹر مشن ہائی سکول گجرات۔ پنجاب۔

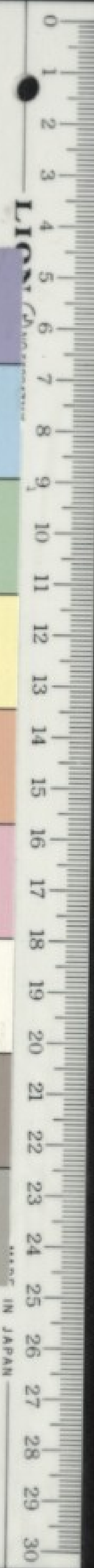
نصیحت آموز واقعہ

۲۸ اپریل ۱۹۱۶ء بروز جمعرات کے ۹½ بجے ساڈھورہ کے مسٹر کنھیا لعل کے لڑکے کو بہت سخت بخار ہوا اور اُسی حالت میں وہ چیخ مار کے بے ہوش ہوگیا۔ والدین یہ دیکھکر حواس باختہ ہوگئے اُنہوں نے مجھ کو آواز دی میں فوراً پہونچگیا جب میں نے لڑکے کے ہاتھ پاؤں دیکھے تو بالکل ٹھنڈے ہو گئے تھے۔ اُسی وقت ہم نے اُس کی مالش شروع کر دی آدھ گھنٹے کے بعد لڑکے کو ہوش آگیا۔ اور والدین خدا باپ کا شکریہ ادا کرنے لگے۔ اور مجھ کو کہا کہ اب آپ آرام کریں۔ پس میں وہاں سے اپنے گھر واپس آگیا اور ابھی لیٹا ہی تھا کہ پھر لڑکے کی چیخ سنائی دی۔ اور ساتھ ہی اُس کو یہ کہتے سُنا کہ خداوند یسوع آگیا۔ اور زور زور سے پکار پکار کہتا تھا کہ خداوند یسوع میری مدد کر۔ یہی لفظ اُس نے کئی بار کہے اور پھر بے ہوش ہوگیا۔ اور اُس کے والدین بھی دعا میں مشغول تھے۔ اور جب میں دوسری بار اُن کے پاس گیا اُنہوں نے کہا کہ آپ مہربانی سے ڈاکٹر صاحب کو بُلا لائیں۔ یہ بارہ بجے کا وقت تھا۔ میں گیا۔ اور دوائی لیکر فوراً واپس آگیا۔ دیکھتا کیا ہوں کہ اڑوس پڑوس کے لوگ لڑکے کی آواز سنکر خبر کو آئے۔ اُن میں سے ایک نے کہا کہ بابو جی ہمارے ہاں ایک سیانا رہتا ہے۔ اُس کے پاس لڑکے کو لے چلیں ابھی لڑکے کو آرام ہو جائے گا۔ بابو جی نے پوچھا کیا وہ آدمی ڈاکٹر ہے۔ اُس نے کہا نہیں جی وہ جھاڑتا ہے۔ بابو جی نے جوابدیا کہ ہم عیسائی ہیں اور ایسی باتوں کو نہیں مانتے ہیں۔ اُس آدمی نے جواب دیا کہ آپ نہ جائیں میں لے جاؤنگا۔ بابو جی جواب دیا کہ اگر لڑکا ہماری آنکھوں کے سامنے تڑپ تڑپ کر ہی کیوں نہ مر جائے مگر ہم ایسا کام ہرگز نہ کرینگے۔ کیسے موقعہ پر شیطان نے بابو جی صاحب کے ایمان کی آزمائش کی۔

ایسا ہی موقعہ ہمارے خداوند یسوع مسیح کی آزمائش کا تھا۔ ایک گھنٹے بعد ہیرالعل کو ہوش آگیا اور پھر اُس نے اپنی زبان سے وہی کلمے نکالے کہ اے خداوند یسوع ہماری مدد کر۔ اُس کے والد نے فوراً جواب دیا کہ بیٹا وہ تو ہماری مدد کر رہا ہے۔ اسی وقت سے لڑکے کو آرام ہونا شروع ہوگیا۔ اس لڑکے کا نام ہیرالعل ہے اور اُس کی عمر ۸ سال کی ہے۔ اُس کا خداوند کو پکارنا ہمارے ایمان کے لئے ایک اچھا نمونہ ہے۔ کاشکہ ہر ایک والدین اپنے فرزندوں کے لئے مذہبی تعلیم میں بڑی ہوشیاری کریں۔ تاکہ ہر ایک اس لڑکے کی مانند فتحمند ہو۔

محلے کے لوگوں نے اِس بات کو ایک معجزہ قرار دیا ہے۔ اور لڑکا دوسرے دن تندرست ہوگیا تھا۔ راقم۔ لکھا سنگھ ولیج ٹیچر اے پی مشن

ساڈھورا۔ ضلع انبالہ۔



عزیز اللغات

مصنفہ پادری قاضی خیر اللہ صاحب پروفیسر سینٹ جانس کالج لاہور

یہ لغت قریب چھ سو صفحہ پر ختم ہوا ہے۔ اس میں عربی۔ عبرانی۔ فارسی۔ ترکی۔ سریانی۔ یونانی۔ رومی۔ کافری۔ اور آسامی زبانوں کے وہ تمام الفاظ قریب قریب آگئے ہیں۔ جو آجکل کی دینی یا دنیاوی درسیہ کتابوں میں پائے جاتے ہیں۔ بلکہ یہ کہنا کچھ مبالغہ نہ ہوگا کہ اگر کہا جائے کہ بعض ایسے الفاظ بھی موجود ہیں جو ان کتابوں میں۔ جو ہندوستان میں مروج ہیں پائے نہیں جاتے۔ مثلاً ہندوستان میں مدرسوں کے لڑکے عام طور سے سلیٹ پنسل جانتے ہیں مگر اس لغت سے ان کو معلوم ہو جائے گا۔ کہ اس کو عربی میں قلم الحجر کہتے ہیں۔ اسی طرح لیڈ پنسل کے لئے قلم الرصاص موجود ہے۔ ڈبل روٹی کے لئے عیش افرنجی بتلایا گیا ہے۔ سرتاجس سے سپاری تراشی جاتی ہے اس کے لئے مقراض ہندی تجویز ہوا اور خوب مناسب ہے چوانہ کے لئے عربی لفظ قصب الذریرہ درج ہے اگر کسی کتاب میں قصر ہزار ستون لکھا ہو تو اس لغت سے فوراً معلوم ہو جائیگا کہ محمد عادل شاہ تغلق کا وہ لاثانی محل ہے جو اس نے دہلی سے کچھ فاصلہ پر بنوایا تھا۔

یہ لغت ہر طور سے مکمل معلوم ہوتا ہے البتہ یہ قاموس تو نہیں ہے۔ بلکہ ان تمام الفاظ کا ذخیرہ ہے۔ جو فارس کی کتابوں میں آجکل موجود ہیں تخت طاؤس کا نام لوگوں نے سنا تواریخ میں پڑھا مگر کس نے دیکھا اس لغت میں اس کا نقشہ موجود ہے۔ انبیا اور بزرگان کے حالات مختصر طور سے درج ہیں۔ جن اشخاص کا تعلق زبان فارسی۔ عربی یا عبرانی سے ہے۔ ان کا تذکرہ نہایت خوش اسلوبی سے اس میں پایا جاتا ہے۔

میری رائے میں قاضی صاحب نے طالب علموں اور مسیحی مناادوں پر بہت بڑا احسان کیا ہے کہ آپ نے اس لغت کو ہر طرح سے مکمل کر کے شائع کیا۔

میں خود اس لغت سے بہت کچھ مستفید ہوا ہوں۔ آجکل میرے مطالعہ میں بارہا نام جو ترکی زبان میں سے اکثر رہا اور اکثر ترکی الفاظ جو جگہ کراد جگہ نہیں ملے۔ وہ اس لغت سے معلوم ہوگئے۔

ایک آدھ جگہ قاضی صاحب نے اپنی کوج سے بھی کام لیا ہے۔ یا ممکن ہو کہ دوسرے لغت نویسوں کی بدولت غلطی میں پڑے ہوں۔ آپ صفحہ ۹۲۳ میں ہر کو کٹارہ فارسی بتا کر اس کے معنے کٹار یا خنجر وغیرہ بتلائے ہیں۔ لیکن یاد رہے کٹار ہی اصل لفظ ہے جو ایرانی زبان سے ادا ہونا ذرا مشکل ہے۔ انہوں نے ٹ کو ت سے بدل لیا۔ اور یہ بھی یاد رہے کہ کٹار خاص ہندوستان کا ہتھیار ہے اور کسی ملک میں نہیں ہوتا۔ آپ نے رکوع تو درج کیا مگر قعدہ درج نہیں ہے۔ حالانکہ قعود درج کیا ہے۔ ممکن ہے مسیحی گرجوں میں عبادت کرتے کرتے قاضی صاحب قعدہ بھول گئے۔

آپ نے تبرّا کو تبرا تو بتایا مگر اس کے تحت میں تبرا خطّش کا ذکر کر دینا ضروری تھا۔ استقف کے معنی بتاتے ہوئے آپ مجتہد نصاریٰ کے بھی بتا گئے۔ قاضی صاحب کو یاد رہے کہ لفظ نصاریٰ محمدیوں نے مسیحیوں کو چڑانے کے لئے اختراع کیا تھا۔ ہم کو اس سے اجتناب واجب ہے۔ آپ نے بطریق کے تحت میں ایسا نہیں کیا بلکہ درست طریق سے معنی ادا کئے اکثر مقامات پر ٹھیٹھ پنجابی الفاظ میں معنے ادا کئے ہیں۔ خیال کے لئے ایک نقطہ کافی ہوگا۔ گندم کے اول معنی کنک بتلائے ہیں۔

چھپائی لکھائی اور کاغذ کتاب عمدہ ہے۔ مگر کتابت کی غلطیاں ضرور ہیں۔ جو امید ہے کہ طبع ثانی میں رفع ہو جاویگی۔ اس کی قیمت صرف عہ دو روپیہ ہے۔ جو کتاب کی خوبیوں کے مقابل میں کچھ بھی نہیں ہے یہ کتاب ڈاکٹر لوئنگ صاحب کے نام نامی سے معنون ہے۔

احمد شاہ بھیر پور۔ ممالک متحدہ۔

سوامی سُندر سنگھ

عزیز ناظرین۔ سوامی جی تو نہایت تاکید کرتے ہیں کہ میں نہیں چاہتا کہ مجھ کو کوئی اعلیٰ طور پر مشہور کرے۔ پر یہ ہو نہیں سکتا بندہ نے نہایت کوشش کی کہ منہ بند رکھوں لیکن یاد رکھیں کہ

(۱) مشک کا نور ہرگز چھپ نہیں سکتا۔

(۲) اُس چیلی کو یاد کرو۔ جو مسیح کے پاس بیش قیمت عطر لے کر آئی۔ اور گھر مہک گیا۔

(۳) وہ دیگچی جس میں روح القدس کا پانی ہو اور نیچے ایمان کا چولھا جس پر کہ وہ رکھی ہوئی ہے۔ اور محبت کی لکڑی جو چولھے میں جھونکی جاتی ہے۔ اور عشق کی آگ دیگچی تک پہونچتی ہو ناممکن ہے کہ روح کی بھاپ ڈھکنے کی برداشت کرے۔ لہذا سندر سنگھ کی بابت ذیل کی باتیں ہدیہ ناظرین ہیں۔

(۱) **سندر سنگھ پکاری**:۔ اکثروں کے منہ میں آجکل چڑھے ہوئے ہیں غیر مسیحی بھی پکار رہے ہیں۔

(۲) **سندر سنگھ اشتہاری**:۔ جہاں جاتے ہیں اُن کے بارے میں اشتہار لگ جاتے ہیں کہ آج مسیح کا ایک پیارا آیا ہے

(۳) **سندر سنگھ اخباری**:۔ یعنی بہت دفعہ اُن کا اخباروں میں ذکر آرہا ہے۔

(۴) **سندر سنگھ تیاری**:۔ یعنی عجیب مسیحی واعظ ہیں۔

(۵) **سندر سنگھ صلیب بردار**ی شکر ہے کہ ہر دو صلیب اُن کے کندھے پر ہیں روحانی و جسمانی۔

میرا لکھنے کا مطلب یہ ہے کہ گو ایک ہی شاگرد ہے۔ جو کہ روح القدس سے بھر گیا۔ اور اتنی نہریں بن گئیں کہ وہ پکار۔ اشتہار۔ اخبار۔ تیاریں سے ہو کر بہہ رہا ہے۔ مسیح نے سچ فرمایا ہے کہ جیتے پانی کی ندیاں جاری ہونگی جب وہ میرے پاس تشریف لائے تو بہت سے شخصوں نے فائدہ اُٹھایا۔ اور میرے عزیز دوست منتیں کرنے لگے کہ ہم ان سے کچھ باز ار ہیں سننا چاہتے ہیں۔ پر چونکہ مرتبہ نہ ملا۔ چلے گئے۔ اُمید ہے کہ خدا اُن کو بشرط زندگی پھر کسی وقت لادے گا۔

کئی فوائد مجھے ملے جن کو میں اس وقت تحریر نہیں کر سکتا۔ پر تین فوائد پیش کرتا ہوں

(۱) اُن کی صحبت سے مسیحیوں کے ہزارہا قسم کے شکوک دور ہو جاتے ہیں۔ جیسے میرے۔ اور تمام مذاہب کی تردید ہو جاتی ہے۔ سوائے مسیحی مذہب کے۔

(۲) تعجب یہ ہے کہ سوائے انجیل کے اور کوئی کتاب اُن کے پاس نہیں۔ اور پھر اتنی گہری باتیں ✚

(۳) روح القدس شے کیا ہے۔ اور اُس کی معموری کیا ہے۔ اور کہاں سے ملتی ہے۔ غیر مسیحی کو کیوں یہ نعمت نہیں ملتی۔ اس لئے کہ وہ مسیح سے باہر ہیں۔

راقم۔ ای نیاز علی۔ نور پور۔ کانگڑہ۔

علم التعلیم

گذشتہ سے پیوستہ

اُستادوں کی خوبیاں۔ (۱) جسمانی۔ مدرس تندرست۔ صحیح المزاج۔ صحیح الحواس ہووے۔ مزاج کا چڑچڑا زود رنج نہ ہووے۔ خندہ پیشانی ہووے

(۲) عقلی۔ مدرس کا علم کافی ہووے۔ مطالعہ کا عادی اور طریقہ تعلیم اور ضوابط تعلیم سے واقف ہووے۔ اور اُس کی زبان صحیح اور بامحاورہ ہووے۔

(۳) اخلاقی۔ نیک چلن۔ راستباز۔ ملنسار۔ مہربان۔ متحمل۔ دیانتدار۔ منصف مستقل مزاج۔ رعب دار۔ طلبہ کا خیرخواہ۔ کام میں سرگرم وضع ظاہری غریبانہ۔ اور سنجیدہ ہووے

پس جن استادوں میں ان تینوں خوبیاں موجود ہیں۔ وہ ہمیشہ اپنے طلباء پر اچھا اثر ڈال سکتے ہیں اور ان سے اچھے نتیجے برآمد ہو سکتے ہیں۔

چھوٹے بچہ کی حالت پر سرسری نظر

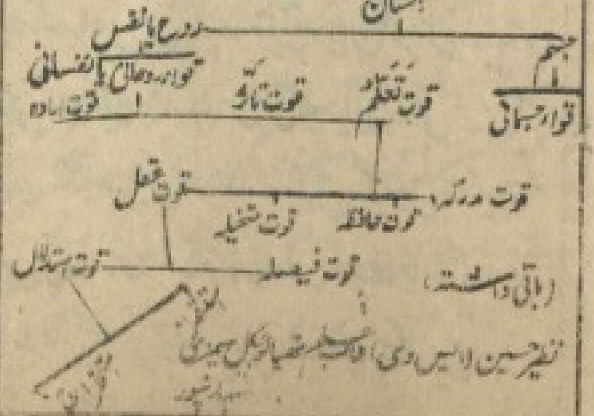
بچوں کی نشو و نما ایک عجیب اور قدرتی پیمانہ سے ہوتی ہے شروع شروع میں بچہ پڑے پڑے ہاتھ پیر ہلایا کرتا ہے۔ پھر زور کرتے کرتے کروٹ کے بل ہو جاتا۔ پھر رفتہ پیٹ کے بل آجاتا ہے۔ پھر کوشش کرنے ہاتھ اور گھٹنوں کے ذریعہ پچھلا دھڑ اُٹھا کر کچھ ورزش کرتا۔ پھر گھٹنوں کے بل ہوتا۔ آخر کار کوشش کرنے کے بعد گھٹنوں چلنے لگتا ہے پھر آس پاس کی چیزوں سے سہارا لے کر کھڑا ہونے کی کوشش کرتا ہے۔ ماں باپ کچھ سہارا دیتے ہیں۔ کچھ کھلونے سامنے کچھ فاصلہ پر ڈال دیتے ہیں۔ وہ ان کو لانے کی کوشش کرتا ہے۔ گرتے پڑتے لڑکھڑاتے گھسٹتے چلنے پھرنے لگتا ہے۔ ان باتوں پر غور کرکے چند مفید مطلب نتائج برآمد ہوتے ہیں وہ یہ ہیں۔

(۱) اُن کی ترقی آہستہ آہستہ اور بتدریج ہوتی ہے۔ (۲) جب تک وہ ایک کام کو پورا نہیں کر لیتے دوسرے کی کوشش نہیں کرتے ہیں (۳) جب گرتا پڑتا ہے تو ماں باپ مدد کرتے ہیں۔ جس سے اُس کی ہمت بڑھتی ہے۔ (۴) وہ سہارا یا مدد کا محتاج ہوتا ہے۔ (۵) وہ کھلونے اُٹھانے کی ترغیب پا کر کام کو پورے کرنے کی کوشش کرتا ہے

اب ہم استادوں کو اس سے کیا نصیحت ملتی ہے۔ (۱) ہم نا امید نہ ہوویں اور نہ گھبراویں بلکہ قوانین قدرت کے مطابق اپنے بچہ کی ترقی آہستہ آہستہ اور بتدریج ہونے کی خواہش کریں (۲) جبتک طلباء کی سمجھ میں ایک بات نہ آجاوے دوسری بات پیش نہ کیجاوے (۳) مدد دینے سے بچہ کی ہمت بڑھتی ہے ہم بھی اُن کو مدد دیویں (۴) فطرتی اشیاء اور سامان روزمرہ سے اُن کی مدد کریں (۵) بیرونی ترغیب سے کام کرنے کی تحریک پیدا کی جاوے۔

ان طلباء کے اندر اور بھی باتیں پائی جاتی ہیں۔ وہ یہ کہ (۱) چھوٹے بچے کبھی بیکار نہیں رہتے۔ لہذا اُن کو کسی نہ کسی کام میں لگایا جائے (۲) اوروں کی تقلید کیا کرتے ہیں اس لئے قابل تقلید نمونہ دیا جائے۔ (۳) ایک کام بہت دیر تک نہیں کرتے رہتے۔ ایک کام بہت دیر تک نہ کرایا جاوے (۴) چیزوں کے دیکھنے بھالنے سے خوش ہوتے ہیں۔ اس لئے ان کو مفید اور سبق کے متعلق بہت سی چیزیں اور تصویریں اور چھوٹے چھوٹے قصہ سنا کر شروع سبق کرنا چاہیئے۔

قوائے انسانی:- اس سے پیشتر کہ میں قوائے انسانی کی بابت تحریر کروں انسانی قواء کا مختصر خاکہ ہدیہ ناظرین کرنا مناسب خیال کرتا ہوں



غزل

دل میں ہیں شوق وصل حق کا بے تابانہ رکھتے ہیں
وہ اس دنیا سے اپنے آپ کو بیگانہ رکھتے ہیں

عجب ظلم یا دل میں صورت جانانہ رکھتے ہیں۔
یہی ہم اک اندھیرے میں چراغ خانہ رکھتے ہیں

نہیں کم رتبہ شاہوں سے ترے در کے گداؤں کا
فقیری میں بھی وہ اعزاز اک شاہانہ رکھتے ہیں

ترے جویاں زمانے سے نرالے ہیں مرے پیارے
نہ گھر رکھتے ہیں نہ در ہے نہ وہ استانہ رکھتے ہیں

نہ پوچھو طالبوں کے اپنے تم شوق شہادت کو
گلو ہر وقت وہ خنجر پہ بے باکانہ رکھتے ہیں

ازل سے ہم کسی کے خوگرفتہ محبت ہیں
کہ پاؤں عشق کے کوچے میں بیتابانہ رکھتے ہیں

مئے عشرت کے میخواروں سے پوچھو شیوہ ہستی
بغل میں ہے صراحی ہاتھ میں پیمانہ رکھتے ہیں۔

یہ کیا وحشت ہو قاتب گوشہ صحرائے کیوں الفت
کہیں انسان بھی ایسا دل ویرانہ رکھتے ہیں

عید قیامت

مسیح نامور زندہ مبارک ہو مبارک ہو
ہوا عالی گوہر زندہ مبارک ہو مبارک ہو

نہ ہو کیوں عقل گم عالم کے علما اور حکما کی
ہوا کامل بشر زندہ مبارک ہو مبارک ہو

ملائک اور مقدس یک زباں ہو کر یہ گاتے ہیں
ہوا حق کا پسر زندہ مبارک ہو مبارک ہو

شیاطیں جس کے قدموں پہ بادب سر جھکاتے ہیں
ہوا شاہ خاں زندہ مبارک ہو مبارک ہو۔

نہ پہر کو ہوا تھا میرا آقا میرا منجی
ہوا وقت سحر زندہ مبارک ہو مبارک ہو

خوش الحاں مرغ کرتے ہیں چمن میں کیا نغمہ خوانی
ہوا عالم کا سر زندہ مبارک ہو مبارک ہو۔

ترا مدحت سرا بیتاب کہتا ہے علانیہ
ہوا شاہ دہر زندہ مبارک ہو مبارک ہو

خادم الشعرا

ایس پی لاویل۔ بیتاب۔

پوسٹ آفس اجیر شریف

ضرورت

ایک پنجابی بولنے والی بائیبل وومن کی ضرورت ہے۔ معہ نقول اسناد ذیل کے پتہ پر درخواستیں مس سٹرکلینڈ۔ ترنتارن پنجاب۔

دلچسپ خبر

پنجاب پریزبٹیری کی نانا کمیٹی نے گذشتہ اجلاس میں یہ فیصلہ کیا تھا کہ جو لوگ پنجاب میں روزگار کے متلاشی ہیں اور جن کو کارندوں کی ضرورت ہے ان کو اس محکمہ کے ذریعہ سے ان امور کے متعلق باخبر پہنچائی جایا کرے۔ صاحبان نیچے لکھی ہوئی باتوں کا خیال رکھیں۔

(۱) ہر درخواست کے ساتھ ٹکٹ ضرور آنا چاہیے (۲) سارٹیفکیٹوں کی صرف نقل ہی بھیجا کریں (۳) جہاں سے ملازمت چھوڑی ہو اسکا پورا نام اور پتہ لکھا چاہیئے (۴) جب ملازمت ملجائے تو محکمہ ہذا کو اطلاع دیدینا چاہیئے۔

المشتہر مس ایس ایم ویری صاحبہ امریکن مشن قصور۔ پنجاب

بیرنگ ہائی سکول بٹالہ ضلع گورداسپور

یہ سکول عرصہ دراز سے مسیحی لڑکوں کی دینی اور دنیاوی تعلیم کے لئے ایک اعلیٰ پیمانہ پر جاری ہے۔ اور تقریباً ایک میل شہر سے باہر ایک پر فضا اور صحت افزا مقام پر واقع ہے۔ اس کے متعلق وسیع اور ہوا دار بورڈنگ ہاؤس۔ خوشنما اور فراخ کھیل کا میدان۔ لڑکوں کے غسل کے لئے ایک خوش وضع حوض۔ عبادت کے لئے گرجا گھر اور جماعتوں کے لئے موزوں اور کافی کمرے ہیں۔ مزید براں سکول کے ماسٹر صاحبان لائق اور اعلیٰ تعلیم یافتہ ہیں۔ سکول ہذا میں ماہ مارچ کے اختتام پر چند مسیحی لڑکوں کے داخل ہونے کی گنجائش ہے۔ لہذا مطلع کیا جاتا ہے کہ داخل ہونے والے طلباء بہ ذیل پر درخواستیں بھیجیں۔

المشتہر:۔

پرنسپل بیرنگ ہائی سکول بٹالہ ضلع گورداسپور۔

باغ دل

دی گارڈن آف دی ہارٹ

ایڈیٹر مسز محمد سمٰعیل خانصاحبہ

یہ ایک سہ ماہی نیا رسالہ انگریزی اور اردو فارسی میں موٹے چکنے کاغذ پر چھپتا ہے۔ اس میں خوبصورت تصویریں ہیں۔ چندہ سالانہ ۸ر ہے۔ اگر ۶ یا زیادہ کاپیاں ایک پتہ پر بھیجی جائیں تو فی کاپی ۶ر چارج کیا جاتا ہے۔ یہ خاصکر ہندوستانی مستورات کے لئے مخصوص ہے قیمت ہر حالت میں پیشگی لی جائے گی نمونہ ۲ر کے ٹکٹ آنے پر بھیجا جاتا ہے۔

درخواستیں بنام:۔

اے۔ ایم ویری بی۔ ڈی آنریری سکرٹری سی۔ ایم۔ ایل لودیانہ پنجاب آنی چاہئیں۔

کان بہنے کی دوا۔ ۱ر

کان کے اندر سے ریم آتا ہو۔ پرانا ہو یا نیا دو تین مرتبہ کے استعمال سے بہنا بند ہو جاتا ہے قیمت ۸ر پچکاری کان صاف کرنے کی ۸ر خرچ ہر دو چیز کا ۵ر

پیپرمنٹ کا تیل

پیپرمنٹ کا تیل درد، بد ہضمی اور ریاح کے فساد کے لئے ایک بہت ہی مشہور دوا ہے۔ یہ پیپرمنٹ امریکہ سے منگوایا جاتا ہے۔ ولایتی پیپرمنٹ سے کہیں بڑھکر بہتر و مفید ہے۔ اسی پیپرمنٹ میں تارپین کا تیل ملا کر ایک کی تین تین شیشیاں بنا کر لوگ بازار میں چار چار آنے اور چھ چھ آنے پر بیچتے ہیں قیمت آدھا اونس شیشی ۱۰ر اور محصولڈاک وغیرہ ایک شیشی سے ۴ شیشی تک ۵ر

ڈاکٹر ایس کے برمن نمبر ۵ و ۶۔ تاراچند دت اسٹریٹ کلکتہ

کرسچن بوائز بورڈنگ ہائی سکول لودہانہ

قائم شدہ [illegible]

تسلی بخش انتظام و کھانا عمدہ

حرفتی کارخانجات۔ یہ بورڈنگ عیسائی لڑکوں کی دینی اور دنیوی تعلیم کیلئے عرصہ سے جاری ہے۔ پرنسپل بورڈ نے ابتدائی تعلیم کو اعلیٰ اور مکمل بنانے کی غرض سے یکم اپریل ۱۹۱۳ء سے حصہ لوئر پرائمری کی تین جماعتیں ایک امریکن لیڈی صاحبہ کی زیر نگرانی کر دی ہیں جس سے چھوٹے بچوں کی تعلیم و تربیت کا انتظام نہایت تسلی بخش ہو گیا ہے شرح خرچ خوراک معہ فیس طالب علم ۸ر اور اگر ایک خاندان سے ۲ ہوں للعہ ۳ ہوں للعہ البتہ کپڑے اور کتب وغیرہ کا خرچ علاوہ ہوگا۔ کارخانہ متعلقہ سکول ہذا میں ہر قسم کا فرنیچر مثلاً کرسی میز الماری وغیرہ نہایت عمدہ اور ارزاں قیمت پر تیار ہوتا ہے علاوہ ازیں جن رکشا گڈوکول اور بورڈ کیرم وغیرہ بھی تیار ہوتے ہیں۔ قیمت جن رکشا للعہ سے للعہ تک گڈوکول للعہ سے عہ تک۔ مزید حالات بذریعہ خط و کتابت پرنسپل صاحب سکول ہذا سے دریافت ہو سکتے ہیں۔

دستور العمل نور افشاں

قیمت سالانہ اہل شہر سے بغیر محصولڈاک عہ

ہندوستان و پنجاب سے معہ محصول ۸ر

غیر ممالک سے ۸ر

قیمت ہر حالت میں پیشگی لیجائے گی۔

شرح اجرت اشتہارات

مقدار اشتہارات	سہ ماہی	ششماہی	سالتمام
کالم کا آٹھواں حصہ	سے	صر	عہ
چوتھائی کالم	صر	عہ	للعہ
نصف کالم	عہ	للعہ	صعہ
پورا کالم	للعہ	صعہ	للعہ
پورا صفحہ	للعہ	٥	۱۰۰

ہر ایک دفعہ کیلئے فی سطر ۶ر لیکن ۱ روپیہ سے کم کسی اشتہار کے نہ لیا جائیگا۔

نوٹ:۔ نامہ نگار اپنی تحریروں کے آپ ذمہ وار ہیں

اطلاع ضروری:۔ نامہ نگاروں کو چاہئے کہ نہایت خوشخط اور صرف ایک طرف کاغذ پر لکھا کریں (۲) نا منظور شدہ مضامین واپس نہیں بھیجے جا سکتے خط و کتابت کے لئے ٹکٹ بھیجنے چاہئیں ورنہ جواب نہیں دیا جا سکتا (۳) جو نامہ نگار مہینہ میں کم از کم ایک مضمون نہ لکھے وہ نامہ نگار نہیں سمجھا جاویگا (۵) بعض نامہ نگار غلط ملط تکرار و ترجمہ بھیجتے ہیں جس سے بڑی دقت ہوتی ہے چاہئے کہ دونوں قسم کے مضامین علیحدہ علیحدہ کاغذوں پر ہوں مضمون لکھتے وقت صفحہ کے ختم ہونے پر اکثر صاحبان حاشیہ پر اور پیچھے بہت سا مضمون لکھ دیتے ہیں جس کے پڑھنے سے بڑی دقت ہوتی ہے۔ مضمون صفحہ وار ہونا ضروری ہے۔ ایڈیٹر

مخزن مسیحی

یہ رسالہ ہر ماہ کی پہلی اور پندرہ تاریخ کو زبان انگریزی اور رومن اردو میں شائع ہوتا ہے اس میں کلیسیائی اور ملکی خبریں گرجن ایڈیٹر کے مضامین اور سنڈے سکول کے سبق شائع ہوتے ہیں چندہ سالانہ حسب تنخواہ خریداران ۲ر سے ۱۲ر تک۔ نمونہ ایڈیٹر مخزن مسیحی فتحپور ہسوا یوپی سے طلب کر سکتے ہیں۔

پادری ای۔ ایم ویری صاحب بی۔ ڈی ایڈیٹر و مینیجر نور افشاں کے لئے مشن پریس لودیانہ میں باہتمام [illegible] چھپا۔